خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 4-دسمبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 271 | جمعرات 4 شعبان-1418ھ 4 فتح 1376ہش 4 دسمبر 1997ء

دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفیٰ قطرہ کی طرح بن جاوے جب تک یہ حالت میسر نہ ہوگی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 102)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح، جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا، تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 416)

دعوت الی اللہ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کلام الٰہی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے وہ قوم زندہ نہیں رہتی اور وہ قوم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جو اپنی مذہبی اور دینی حیثیت قائم نہیں رکھتی اور ہرگز وہ اپنے اخلاق کو اس وقت تک درست کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ قوم (دعوت الی اللہ) میں مشغول نہیں ہوتی۔ ہمارا سارا کام اسی نقطہ کے گرد چکر کھاتا ہے اور اسی مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ ہماری اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ یہی ہے۔ ہماری اور دوسروں کی فلاح اسی کے ذریعہ ہے۔ وہ واحد غرض بھی کہ خدا تعالیٰ کے جلال کو پورے طور پر دنیا میں ظاہر کیا جائے۔ اسی سے پوری ہو سکتی ہے (-) اگر ہم اس کو استعمال کریں تو یہی وہ ہتھیار ہوگا جو ایک ہی وار میں ان تمام مقاصد کو پورا کر جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو چلائیں۔ تو ایسا ہتھیار ہمارے نفسوں کی بھی اصلاح کرتا چلا جاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی اصلاح پانے کے قابل بناتا ہے۔ وہ (دعوت الی اللہ) کی تلوار جو ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ ہمارے لئے ہلاکتوں کے دروازوں کو بند کرتی ہے اور اس آگ کو دور کرتی ہے۔ جو ہمارے اردگرد ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص بھی ہماری (دعوت الی اللہ) سے متاثر ہو کر سچائی کو قبول کرتا ہے بے شک وہ ہدایت تو پاتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ آگ بھی جو ہمارے گھر کے پاس تھی اور بھی دور چلی گئی۔

(دعوت الی اللہ) ہی سے خدا کا جلال دنیا میں ظاہر کیا جا سکتا ہے اور (دعوت الی اللہ) ہی سے شیطان کا سر بھی کچلا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہماری جماعت کے افراد اس بارے میں غافل ہو رہے ہیں اور اس کی طرف اتنی توجہ نہیں کرتے جتنی کہ اس طرف کرنی چاہئے۔ اگر دس پندرہ شخصوں نے اتنی بڑی جماعت میں سے اس طرف خیال کر لیا۔ تو کیا کر لیا۔ اتنی بڑی ضرورت کے لئے دس پندرہ ہوئے ہی کیا؟

میں جب یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے دس پندرہ آدمی ہی صرف اس کام کی اہمیت سمجھتے اور اسے کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت الامر ہی یہ ہے کہ ہماری جماعت کے افراد اس طرف سے غافل ہیں اور دس پندرہ سے زیادہ نہیں ہیں جو (دعوت الی اللہ) میں مصروف ہیں۔ حالانکہ (دعوت الی اللہ) ایک فرض ہے جو ہر ایک کے ذمہ ہے اور ہماری جماعت تو اور بھی اس ذمہ داری کے نیچے ہے۔

ایک فرض قوم پر فرض ہوتے ہیں۔ وہ ایک آدمی کے کرنے سے پورے ہو جاتے ہیں۔ ان فرضوں میں سے اگر کسی ایک فرض کو کوئی ایک آدمی بجا لایا تو سمجھا جائے گا کہ اس قوم نے اس فرض کو پورا کر دیا۔ لیکن جو فرض افراد پر ہوتے ہیں۔ وہ افراد کے ہی کرنے سے پورے ہوتے

باقی صفحہ 7 پر

مجالس انصار اللہ

عشرہ وصولی وقف جدید 1997ء

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ / مجالس انصار اللہ پاکستان مورخہ 28 نومبر سے 8 دسمبر 1997ء تک عشرہ وصولی منا رہی ہے۔ زعماء کرام / زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ سیکرٹریان وقف جدید سے بھرپور عملی تعاون کرتے ہوئے عشرہ وصولی وقف جدید کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائیں اور عشرہ منانے کے بعد اپنی مجموعی رپورٹ کارگزاری دفتر وقف جدید کے علاوہ قیادت وقف جدید انصار اللہ کو زیادہ سے زیادہ 10 دسمبر 97ء تک ارسال کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو صحت و سلامتی سے مقبول خدمت دین کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب آف سمبڑیال سابق امیر جماعت ضلع سیالکوٹ (حال لندن) مورخہ 97-12-3 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں جنازہ آج مورخہ 97-12-4 صبح دس بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ہوگا۔

ولادت

○ مکرم عبدالاعلیٰ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-11-7 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عبدالمقیت" عطاء فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب (برادر اصغر مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کا پڑپوتا ہے۔ اسی طرح مکرم مرزا اسلام بیگ صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند، خادم دین باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں میں گذارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4 فتح 1376 ہش — 4 دسمبر 1997ء

کون جانے کب تک؟

ہم میں سے کون ہے جو دوسروں کے جنازے کی خبر نہیں سنتا۔ یا کبھی نہ کبھی اسے کسی جنازے کے ساتھ قبرستان تک جانے کا موقعہ نہیں ملتا۔ لیکن ہم ایسی خبر سنتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ اور جنازے کے ہمراہ قبرستان تک جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے دل سے موت کے خیال کو محو کر دیتے ہیں۔ کہتے تو یہی ہیں کہ ہر شخص نے یہاں سے چلے جانا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے لیکن یہ چونکہ کسی کو معلوم نہیں کہ کسی کا کب جانے کا وقت آجائے گا۔ اس لئے ہم عام طور پر مطمئن رہتے ہیں کہ موت ابھی کہاں آنے لگی۔ عام طور پر جب کسی معمر آدمی کا ذکر ہو تو یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ تو گور کنارے بیٹھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معمر شخص نے اب اتنی ہی اور زندگی تو نہیں پانی جتنی اسے پہلے مل چکی ہے اور وہ گور کنارے ہی بیٹھا ہے۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ گور کنارے صرف وہ شخص نہیں بیٹھا جو معمر ہے بلکہ ہر وہ شخص' ہر جاندار بلکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ پہلے دن ہی سے گور کنارے بیٹھا ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں لاکھوں لاکھ بچے ایسے ہیں جو اپنے پہلے پانچ سال پورے نہیں کر پاتے۔ گویا کہ وہ گور کنارے ہی بیٹھے ہوتے ہیں۔ گور کنارے بیٹھنے کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ انسان اب مرا کہ مرا۔ اب اس دنیا سے گیا کہ گیا۔ اور کسی کے متعلق کب یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسنے کوئی پٹہ لکھا رکھا ہے کہ وہ اتنے سال تک اس دنیا میں رہے گا۔ لوگ چلتے پھرتے بیٹھے بٹھائے بلکہ سوتے میں بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ کچھ لوگ تو بیمار ہو کر اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور کچھ لوگوں کی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ اس کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ اب دل کا مرض ایسا ہے کہ بعض لوگوں کو ایک سیکنڈ بھی نہیں لگتا اور وہ اس دنیا سے سفر کر کے دوسری دنیا میں پہنچ جاتے ہیں اور اس واقعے سے ایک منٹ پہلے بھی کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ یہ شخص اب جانے ہی والا ہے۔ گویا کہ اس یقین کے باوجود کہ ہر شخص نے یہاں سے چلے جانا ہے اور یہ دنیا ایک ایسا گھر ہے جسے بے بنیاد کہا جا سکتا ہے پھر بھی ہمیں یہ احساس رہتا ہے کہ کوئی آدمی جب تک بوڑھا نہ ہو مرتا نہیں۔ وہ تو گور کنارے بیٹھا ہوتا ہے لیکن دوسرے لوگ نہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے اور زیادہ غور کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے یہ بات تو نہایت آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ ہر شخص گور کنارے بیٹھا ہے۔ کیونکہ کسی کا نہیں پتہ کہ وہ کب تک رہے گا اور کب یہاں سے چلا جائے گا۔ اس لئے اس بات کا انتظار بے معنی ہے کہ وہ بوڑھا ہو گا یا زیادہ معمر ہو جائے گا تو پھر اسے موت آئے گی۔ موت کسی وقت بھی آسکتی ہے۔

پس ہمیں صرف یہ یقین نہیں ہونا چاہئے کہ ہر شخص نے یہاں سے چلے جانا ہے بلکہ اس بات کا بھی یقین ہونا چاہئے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس شخص نے کس وقت چلے جانا ہے اور ہم نے خود یہاں کب تک رہنا ہے اور کب ہمارا یہاں سے کوچ ہو جائے گا۔ اگر یہ یقین ہو تو دنیا کا اور ہمارے کاروبار کا نقشہ ہی بدل جائے۔ ہم ہر لحہ یہ سمجھیں کہ معلوم نہیں اگلے لمحے زندہ رہنا ہے یا نہیں۔ اور بڑے بڑے پروگرام جو بنائے جاتے ہیں وہ بنانے سے گریز کریں۔ دوسرے لوگوں سے جن کے حق چھینے جاتے ہیں ان کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ان کا حق کوئی نہ چھینے۔ اپنے لئے زیادہ حق حاصل کرنے کی اس لئے کوشش نہ کی جائے کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ آخر ہم نے یہاں کب تک رہنا ہے۔ ظلم بھی اس لئے ہوتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین نہیں کہ ہماری موت کب ہو جائے گی۔ ہمیں کب اس دنیا سے جانا پڑے گا۔ ہم نے کب تک یہاں رہ کر دوسرے لوگوں پر دھونس جمانی ہے۔

پس یہ دو باتیں اس طرح آپس میں جڑی ہوئی ہیں کہ ان کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ الگ کیا جانا چاہئے۔ یعنی ایک بات تو یہ کہ یہ دنیا بے بنیاد ہے اور ہر شخص کو یہاں سے چلے جانا ہے اور دوسرے یہ کہ کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کب تک یہاں رہے گا اور اس لئے اس کو سمجھنا یہی چاہئے کہ ہو سکتا ہے کہ میں اگلے ہی لمحے اس دنیا سے کوچ کر جاؤں۔ کہتے ہیں کہ اگر انسان کو یہ احساس ہو جائے کہ اب وہ جانے والا ہے تو اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اچھے اچھے کام کرے۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ اپنے ہر کام کے متعلق آپ یہ سمجھیں کہ شائد یہ زندگی کا آخری کام ہے۔ ہر وہ شخص جو ایسا سمجھے گا وہ اچھا ہی کام کرے گا کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ کسی پر دست درازی نہیں کرے گا۔ اپنے حقوق سے زیادہ حقوق لینے کی کوشش نہیں کرے گا۔ دوسرے لوگوں کا خون نہیں کرے گا۔ دوسرے لوگوں کا مال نہیں لوٹے گا۔ غرضیکہ کوئی بری بات نہیں کرے گا۔ اس کو یہ احساس کہ اب وہ جانے والا ہے یہ بات اس کو فطری طور پر مجبور کر دے گی کہ وہ اچھا کام کرے۔

پس ان دونوں باتوں کو جب تک آپس میں ملایا نہ جائے اس وقت تک ہمارے اعمال صحیح راستے پر نہیں چل سکتے۔ یعنی موت یقینی ہے اور اس بات کا کسی کو علم نہیں کہ اس نے کب چلے جانا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اگلے ہی لمحے وہ چلا جائے۔ صرف ان دو باتوں کو ملانے ہی سے موت کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے یا یوں کہئے کہ زندگی کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ موت تو بہرحال آنی ہی آنی ہے صرف زندگی کے متعلق ہم عام طور پر یہ بات بھول جاتے ہیں یا بھلائے رکھتے ہی کہ یہ کسی لمحہ بھی ختم ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص وقت سے پہلے چلا گیا۔ حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ اس کا وقت کسی کو کیا معلوم کب تھا۔ جب وہ گیا ہے یہی اس کا وقت تھا۔ اور اس کے جانے کے لئے تو جب وہ پیدا ہوا تھا اسی وقت سے یہ خیال رہنا چاہئے تھا کہ کسی وقت بھی یہ شخص جا سکتا ہے۔ کیا ہم بچوں کو اس طرح جاتے نہیں دیکھتے۔ کیا ہم نوجوانوں کو اس طرح جاتے نہیں دیکھتے۔ یا ہم ادھیڑ عمر کے لوگوں کو اس طرح جاتے نہیں دیکھتے۔

پس جانا یقینی ہے اور اگلے لمحے کا بھی یقین نہیں ہے کہ ہم زندہ رہیں گے۔ جب تک یہ دونوں باتیں ہمارے دل میں میخ کی طرح گڑ نہ جائیں اس وقت تک ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم واقعی موت کو یقینی سمجھتے ہیں۔ نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ اپنے لئے بھی۔ اور یہ بھی احساس رکھتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کب چلے جائیں گے۔

پس اس بے بنیاد گھر کے متعلق یہ دو باتیں ہمیشہ سامنے رکھنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بہتر اثر قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کس حُسن کے شہکار کے کرتا ہوں نظارے
ذرّے بھی مری آنکھ میں لگتے ہیں ستارے
یہ بات فقط حسن کی تعریف نہیں ہے
اس بات میں بہتے ہیں مرے پیار کے دھارے
کرنوں کو جو چُن لیتا ہوں میں دامنِ دل میں
ہو جاتے ہیں اس طرح مرے وارے نیارے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

الفضل 9- دسمبر 1959ء

ناصرات کا اجتماع-صدر لجنہ کی نصائح

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ 28 نومبر 1959ء کو مرکزی شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام صبح نو بجے زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔ ربوہ کی ناصرات الاحمدیہ کے علاوہ متعدد بیرونی مقامات سے بھی احمدی بچیاں اپنے اس سالانہ اجتماع میں شامل ہوئیں۔

اجتماع کی کارروائی صبح ساڑھے نو بجے جنرل معلومات کے زبانی اور تحریری امتحانات سے شروع ہوئی۔ چھوٹے گروپ یعنی 8 سے 10 سال کی بچیوں کا زبانی امتحان ہوا جس میں اول امتہ المصور، دوم افتخار سوم ناصرہ دارالیمن آئیں۔ بڑے گروپ یعنی 10 سے 15 سال کی بچیوں کا تحریری مقابلہ ہوا جس میں اول زاہدہ منصورہ ہشتم دوم دردانہ ہشتم سوم عتیقہ فرزانہ ہشتم آئیں۔ بڑے گروپ کی کچھ بچیوں کا امتحان زبانی بھی ہوا جس میں اول بشریٰ قمر، دوم زبیدہ، سوم مریم حنا آئیں اس کے بعد دفتر لجنہ اماء اللہ کے گراؤنڈ میں کھیلیں ہوئیں مندرجہ ذیل نے انعام لئے۔

دوڑ- بڑا گروپ اول اعجاز، دوم دردانہ، سوم بشریٰ طیبہ

چھوٹا گروپ اول حفیظ صادقہ، دوم منصورہ ششم سی سوم امتہ الشکور

رسہ کشی اول نصرت گرلز ہائی سکول کی ٹیم

کھیلوں کے پروگرام کے بعد چھوٹے اور بڑے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ ہوا۔ ججز کے فرائض محترمہ استانی سردار بیگم صاحبہ محترمہ استانی امتہ الرشید شوکت صاحبہ اور محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ چھوٹے گروپ میں شامل ہونے والی بچیوں میں سے ججز کے فیصلہ کے مطابق اول فضیلہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول دوم رضیہ بیگم اور سوئم امتہ القیوم رہیں بڑے گروپ میں سے اول زکیہ لاہور اور نعیمہ صدیق دوم حلیمہ زاہدہ اور سوم حمیدہ احمد نگر رہیں۔

بعد ازاں چھوٹے اور بڑے گروپ کا نظم کا مقابلہ ہوا۔ اس میں ممبرات درثمین کے اشعار زبانی پڑھتی تھیں۔ چھوٹے گروپ میں شامل ہونے والی ممبرات یہ تھیں۔ اس مقابلہ میں اول امتہ السلام اور عائشہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، دوم امتہ الکریم اور سوم ثریا ضیاء رہیں۔

خاص انعام امتہ اللطیف لاہور نے حاصل کیا بڑے گروپ میں نظم کے مقابلہ میں ججز کے فیصلہ کے مطابق اول 'امتہ الجمیل' دوم امتہ المنان اور سوم دردانہ رہیں۔

اس کے بعد چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا ان کے لئے عنوانات عبادت اور فرمانبرداری تھے فی تقریر تین منٹ وقت دیا گیا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق۔

اول امتہ النصیر، دوم ناصرہ اور سوم امتہ اللطیف لاہور رہیں۔ اس کے بعد پہلا اجلاس برخاست ہو گیا۔ (بعد ازاں بیرونی نیز مقامی ناصرات الاحمدیہ کو کھانا کھلایا گیا اور ظہر و عصر ادا کی گئیں۔)

دوسرے اجلاس کا آغاز بڑے گروپ کے تقریری مقابلہ سے ہوا۔ فی تقریر پانچ منٹ وقت دیا گیا اور ان کے لئے عنوانات حضرت بانی سلسلہ کی بعثت کی غرض اور پردہ تھے اس کے مقابلہ میں۔

اول نسیم، دوم زاہدہ، سوم زکیہ لاہور رہیں۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم کئے علاوہ مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی بچیوں کے نگرانات محمودہ ثروت صاحبہ نصرت گرلز سکول اور نور بیگم دارالیمن کو بہ حیثیت نگرانی ناصرات اچھا کام کرنے کی وجہ سے انعامات دیئے گئے۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اختتامی تقریر اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بچیوں کو مفید نصائح سے نوازا۔ سب سے پہلے آپ نے اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور پھر بیرونی اور مقامی ناصرات الاحمدیہ کی نگرانوں کے اچھے کام کو سراہا۔ پھر آپ نے بچیوں کو آئندہ سال کے لئے چند ضروری نصائح کیں۔ آپ نے فرمایا کہ بچی کا شعار سچائی ہونا چاہئے۔ دیگر اقوام اور مذاہب کی بچیوں سے بلند مقام حاصل کرنے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک بچی سچائی پر قائم ہو۔

دوسری بات جس کی طرف بچیوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ وہ دیانتداری ہے۔ دیانتداری قوم کی بچیوں کے اخلاق میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ دیانتداری ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی وجہ سے بچیوں کے اخلاق میں پختگی آتی ہے۔

تیسرا اہم امر خوش اخلاقی اور حسن سلوک ہے۔ آپ نے بتایا کہ خوش اخلاقی ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے ہم دیگر اقوام اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کے دلوں کو موہ لینا صرف اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے۔ جب ہم خوش اخلاق ہوں اور ہمارا سلوک دوسرے لوگوں سے بہت ہی اچھا ہو نہ صرف ایسے ملنے جلنے والوں بلکہ ہر

باقی صفحہ 7 پر

قدسیہ محمود سردار

ربوہ میں گذرے چند یادگار دن

محترم پیارے نسیم انکل! سلام

امید ہے خدا کے فضل و کرم سے آپ خیریت سے ہونگے خدا تعالیٰ آپ کو صحت والی، لمبی، خوشیوں والی عمر عطا فرمائے (آمین)

میں پہلے اپنا تعارف کرادوں۔ میرا نام قدسیہ محمود سردار ہے۔ میرے والد صاحب محترم محمد یوسف سلیم ملک ہیں جبکہ میں سردار عبدالسمیع صاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور کی بہو ہوں۔ میری چند دن پہلے آپ سے "الفضل" کے دفتر میں ملاقات ہوئی تھی۔ آپ نے جس قدر محبت اور شفقت کا سلوک کیا۔ میں یہی کہوں گی (اللہ آپ کو جزا دے)

"الفضل" کا معیار بفضل تعالیٰ بہت اچھا جارہا ہے دعا ہے خدا تعالیٰ آپ کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک مضمون "ربوہ میں گذرے چند یادگار دن" آپ کو بھیج رہی ہوں۔ اگر کوئی کمی بیشی لگے تو ٹھیک کر دیجئے گا۔ (شکریہ)

اس دن جو آپ کے ساتھ تصاویر کھینچی تھیں آپ کو بھیج رہی ہوں امید ہے پسند آئیں گی۔ جب کبھی لاہور آئیں تو ہمارے گھر ضرور تشریف لائیں۔ میرے بچے احسان اور مناہل آپ کو سلام دے رہے ہیں۔ اب اجازت دیں۔

آپ کی بیٹی

قدسیہ محمود سردار

اہلیہ سردار محمود الغنی لاہور

ربوہ میرا پیارا شہر! جہاں میں پیدا ہوئی اور اسی شہر سے میری زندگی کی حسین یادیں وابستہ ہیں۔ شادی کے بعد ماں باپ کا گھر ہر لڑکی کو عزیز ہوتا ہے۔ مگر جب وہ گھر کسی مقدس جگہ پر واقع ہو تو اس کا احترام اور پیار اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اب بھی کہیں ربوہ کا ذکر آتا ہے اور دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس خوبصورت شہر کو ترقیوں اور کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ (آمین)

گذشتہ دنوں مجھے تحریک وقف نو حلقہ ماڈل ٹاؤن و گارڈن ٹاؤن لاہور کے وفد کے ساتھ ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ وفد خاص طور پر واقفین نو بچوں اور ان کی ماؤں کی زیارت مرکز کے لئے طے پایا تھا۔ وفد کو ربوہ کے خاص مقامات کی سیر کرائی گئی۔ بچوں کے ساتھ ساتھ ان کی ماؤں کے علم میں بھی بہت اضافہ ہوا۔ اب میں ان جگہوں کا ذکر کروں گی۔ جہاں ہم گئے۔

دارالضیافت ہمارا وفد 21 نومبر 1997ء کو رات تقریباً 9 بجے دارالضیافت پہنچا۔ سارے بچے بہت خوش تھے کہ اب ہم ادھر اکٹھے قیام کریں گے۔ ربوہ کے خوبصورت مقامات میں سے ایک جگہ "دارالضیافت" ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر دارالضیافت کی شکل میں بہت بڑا انعام ہے۔ مجھے بچپن سے یہ خواہش تھی کہ میں دارالضیافت جا کر قیام کروں۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس دورہ سے میری اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش پوری کی ہے کیونکہ معاونہ کی حیثیت سے مجھے وفد کے ساتھ رہنا تھا (حالانکہ میرے امی ابو کا گھر ادھر ہی ہے) یہاں کے کھانے میں جو لذت ہے آپ دنیا میں کہیں اور نہیں پاسکتے۔ یہاں کا کھانا ہم سب نے بے حد پسند کیا۔ میرا بیٹا عزیزم احسان جو کہ کھانے پینے سے کوئی خاص رغبت نہیں رکھتا اس کو لنگر کی دال اور روٹی اتنی پسند آئی کہ اس نے روز صبح، دوپہر، شام یہی لنگر کی دال اور روٹی کھائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو یہاں آرام ہے وہ شائد کسی فائیو سٹار ہوٹل میں بھی نہ ملے۔ بلا شبہ ہمارا ادھر ایک یادگار وقت گذرا۔ محترم منور احمد جاوید صاحب اور دارالضیافت کے عملہ نے ہمارا بہت خیال رکھا۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

بہشتی مقبرہ وفد کو بہشتی مقبرہ دکھایا گیا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی مربی صاحب نے اس کا پس منظر بتایا۔ سب سے پہلے ہم بہشتی مقبرہ میں موجود چاردیواری میں گئے۔ وہاں سلسلہ احمدیہ کے ائمہ کرام اور دوسرے افراد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مزار مبارک پر دعا کی۔ حضرت سر ظفراللہ خان صاحب اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے مزار پر بھی دعا کی۔ بچوں کو پاکستان اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کے ان دو رخشندہ ستاروں کے بارہ میں بتایا گیا۔ میں سوچ رہی تھی کہ حضرت بانی سلسلہ کی یہ بات کس شان سے پوری ہوئی ہے۔

"تیرے بندے علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے"

اللہ تعالیٰ ان واقفین نو بچوں کو بھی دین و دنیا کی برکات عطا فرمائے (آمین)

بیت المبارک اور بیت الاقصیٰ بچوں کو بیت المبارک اندر باہر سے اچھی طرح دکھائی گئی۔ پرائیویٹ سیکرٹری کا دفتر بھی دکھایا گیا۔ اس کے بعد بچوں نے بیت الاقصیٰ دیکھی۔

دفتر الفضل "الفضل" اخبار مجھے بہت عزیز ہے۔ جب سے میں نے پڑھنا لکھنا شروع کیا ہے اس کا میرا ساتھ ہے۔ مجھے بہت خواہش تھی کہ میں اس کا دفتر دیکھوں۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے ہم سب وفد کو "الفضل" کا دفتر دکھایا گیا۔ ایڈیٹر محترم نسیم سیفی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی انہوں نے بچوں سے تلاوت اور نظمیں سنیں اور ریکارڈ بھی کیں۔ سب بچوں کو انہوں نے پیار اور محبت دی۔ ان کے ساتھ گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ جو حسن سلوک کیا خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مبارکہ منیر احمد

اچھی مائیں

(محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ)

میری والدہ محمودہ بیگم اہلیہ سید اقبال حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر پیدائشی احمدی تھیں۔ انکے والد کا نام ڈاکٹر غلام دستگیر تھا جن کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ اپنی چھ بہنوں میں سے سب سے بڑی تھیں آپکی عمر 12 برس تھی جبکہ یکے بعد دیگرے دونوں ماں باپ داغ مفارقت دے گئے۔ شاید بچپن کی اسی یتیمی کے پیش نظر ہی آپ یتیموں کے لئے ایک بہت درد مند دل رکھتی تھیں اگرچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو 7 بیٹیوں اور 3 بیٹوں سے نوازا اس کے باوجود دو یتیم بچیوں اور ایک یتیم لڑکے کی اس احسن طریق سے پرورش کی کہ ان کو اس چیز کا کبھی خیال نہ آیا کہ ہم جس کو امی جان کہتے ہیں اس کی کوکھ سے جنم نہیں لیا۔

ایک بچی میری سب سے بڑی بہن کی ہم عمر تھی دونوں نے بچپن اور جوانی کی منزلیں ہنستے کھیلتے سگی بہنوں کی طرح طے کیں ایک ہی کلاس میں اکٹھے سکول آنا جانا تھا دونوں نے قادیان میں آٹھویں تک تعلیم حاصل کی۔ میری امی میں اس قدر تقویٰ اور خشیت الٰہی پائی جاتی تھی کہ دونوں بچیوں کا ہو بہو ایک جیسا جہیز تیار کیا حتیٰ کہ کپڑوں کے رنگ بھی ایک جیسے خریدے۔

میرے والد صاحب سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب نے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت ہی سعید فطرت پائی تھی۔ نانا جان کے رشتہ دار بھی تھے اس وجہ سے ان کی زیر تربیت اور زیر دعوت الی اللہ بھی رہے۔ آپ بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں حضرت امام جماعت اول کے ہاتھ پر بیعت کر کے مشرف احمدیت ہوئے۔ لہٰذا نانا جان نے اپنی زندگی میں ہی اپنی سب سے بڑی بیٹی یعنی امی جان کا رشتہ آپ سے طے کر دیا تھا۔

یہ امی جان کی خوش قسمتی تھی کہ ایک رفیق حضرت بانی سلسلہ کے گھر میں جنم لیا اور بچپن سے ہی مذہبی ماحول میسر آیا شادی اس وقت کے دستور کے مطابق 14 سال کی عمر میں ہو گئی ابا جی جیسا صالح، نیک اور متقی پرہیزگار خاوند ملا۔ لہٰذا آپکی عین فطرت کے مطابق مذہبی جذبوں کو خوب پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔

بچپن سے آپ کو علم حاصل کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا باپ ڈاکٹر تھے تو خاوند ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر۔ مگر افسوس کہ ان دنوں لڑکیوں کی تعلیم کا کوئی رواج نہ تھا۔ گھر میں ہی کلام الٰہی پڑھا اور پھر اردو لکھنی پڑھنی سیکھی۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ سب بچوں کو اردو میں خوب طاق کر دیا۔ املا پر خاص توجہ دیتی تھیں۔ انگریزی سیکھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ شادی کے شروع کے دنوں میں ابا جی سے انگلش سیکھنی شروع کی مگر پھر بچوں کی پیدائش اور گھریلو مصروفیات کی وجہ سے یہ شوق پورا نہ ہو سکا۔

اگر میں یہ کہوں کہ آپ کو کلام الٰہی سے عشق تھا تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ سینکڑوں بچوں کو آپ نے کلام الٰہی صحیح تلفظ سے پڑھنا سکھایا۔ بہت محنت، محبت اور صبر سے ایک ایک لفظ کو بیسیوں دفعہ کہلوا کر بچے کو تلفظ ذہن نشین کرواتی تھیں۔ ایک عجیب بات یہ تھی کہ کلام الٰہی پڑھانے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ بلکہ جس وقت بھی کوئی بچہ یا عورت آئے فوراً اپنے سب کام چھوڑ کر اس کو لیکر بیٹھ جاتی تھیں۔ قادیان میں حضرت امام الثانی کے درسوں نے کلام الٰہی کے ترجمے کا بھی چسکا لگا دیا۔ پھر ناظرہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ بچوں اور خاص طور پر عورتوں کو ترجمہ بھی پڑھانا شروع کیا۔ بعض دفعہ ان کی دلچسپی کی خاطر تشریح بھی بیان کیا کرتی تھیں۔ 1935ء کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہشتی مقبرہ کے نزدیک ڈھاب کے کنارے ایک بڑا خوبصورت سیمنٹڈ گھر بنانے کی توفیق بخشی۔ محض اپنی بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے قادیان دارالامان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ میں سمجھتی ہوں اس وقت احمدیت کی محبت اور بچوں کی تعلیم تربیت کی خاطر میرے والدین کی یہ ایک بہت بڑی قربانی تھی۔ پہلی بات کہ ایک دوسرے کی جدائی قبول کی دوسرے یہ میری پیاری امی کا ہی حوصلہ تھا کہ خاوند کے بغیر اتنے بچوں کی دیکھ بھال کرنا اور انکو صحیح تربیت دینا۔ جبکہ ان کو خاوند کے پاس رہتے ہوئے ہزاروں قسم کی دنیاوی آسائشیں میسر تھیں۔ مگر قادیان میں رہتے ہوئے بہت تنگی ترشی سے گزارہ ہوتا تھا۔

یہ قادیان میں رہنے کی برکت تھی کہ امی جان کو لجنہ کی اولین ممبرات میں شمولیت کی توفیق ملی۔ جب محلہ جات میں لجنہ کی تشکیل ہوئی تو اپنے حلقہ بیت الفضل کی سیکرٹری منتخب ہوئیں۔ صدر خالہ جی استانی سردار صاحبہ تھیں۔

مہمانداری بھی امی جان کا ایک خاص وصف تھا۔ مہمان اکثر و بیشتر گاؤں میں رہائش رکھنے والے رشتہ دار ہوتے جو کہ تعلیم کی خاطر یا پھر امام جماعت سے برکت حاصل کرنے یا پھر جلسہ سالانہ پر آتے جاتے رہتے۔ آپ مہمان کو چاہے وہ کتنا بھی غریب یا گندہ ہو تا دیکھ کر نہال ہو جاتیں اور بہت عرصہ مجبور کر کے اپنے پاس رکھتیں۔ میرے ابا جی ایک بہترین انگلش ٹیچر تھے خاص طور پر میٹرک کے سٹوڈنٹ کو انگلش کی گرائمر پڑھانے میں ایک خاص ملکہ رکھتے تھے اس لئے بہت سے رشتہ داروں کے بچے بچیاں گرمیوں کی چھٹیوں میں ابا جی کی آمد کے ساتھ ہی ہمارے گھر میں وارد ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی غناء کی صفت سے میری امی کو ایک وافر حصہ دیا تھا ان بچوں سے کبھی نہ گھبرائیں حالانکہ ان کے قیام و طعام کا بندوبست تو انہی کو کرنا پڑتا ہو گا۔ بلکہ آنے والے بچوں کو کلام الٰہی کے علم سے منور کرنا اپنے اوپر لازم کر لیتی تھیں۔

اب میں اپنی امی جان کی سیرت کے اہم پہلو کا ذکر کرنا چاہتی ہوں یعنی عبادات کا۔ اتنی زیادہ عیال داری مہمانداری اور پھر لجنہ کی بھرپور ذمہ داریوں کے باوجود انہوں نے اپنے عمل سے سب بچوں کی تربیت کی اور ہماری گھٹی میں ڈال دیا کہ عبادت روح کی غذا ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بفضل خدا 13 بچے پڑھے لکھے ہونے کے علاوہ پکے عبادت گذار اور اکثر و بیشتر آخر شب کے عبادت گذار ہیں۔ خود بھی سجدوں میں اس قدر رو رو کر دعائیں کرتیں کہ بعض دفعہ منہ پر ورم آ جاتا۔

آخر عمر میں آکر بھولنے کے مرض میں مبتلا ہوئیں۔ مگر خدا شاہد ہے کہ کبھی بھی یہ جنتی روح عبادت نہ بھولی عبادت سے عشق کا یہ حال تھا کہ عبادت پڑھ کر پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ شروع کر دیتیں کہ شائد نہیں پڑھی۔ اس طرح سے سارا دن یہ عبادت کا سلسلہ جاری رہتا۔

حضرت ام طاہر کی نزدیکی ملنے والیوں میں سے تھیں انکے گھر بہت آنا جانا تھا۔ اس لئے حضرت صاحب کو ہمیشہ "طاہری" کہہ کر پکارتی تھیں۔ ایک دفعہ فضل عمر ہسپتال میں جب مرض الموت سے بیمار تھیں تو ڈاکٹر میاں مبشر احمد صاحب دیکھنے آئے تو خوشی سے فوراً اٹھ کر بیٹھ گئیں بعد میں پتہ چلا کہ وہ سمجھ رہی تھیں کہ شاید ان کا "طاہری" آیا ہے۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو اسی رنگ میں پورا کر دیا ہو۔

مضمون کافی طوالت پکڑتا جا رہا ہے یادوں کا ایک طوفانی ریلا ہے جس میں قلم ایک بے بس تنکے کی طرح بہا چلا جا رہا ہے ہو سکتا ہے الفضل کے صفحات اس کے تحمل نہ ہو سکیں۔

آخر میں قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، جنت میں جگہ دے اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کی روایات کو قائم رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OOO

تعارف دینی کتب

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی)

مصنف:۔ قاضی ابو سعید ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی۔ امام بیضاوی علم تفسیر میں بہت اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ بیضاء میں پیدا ہوئے جو فارس کا ایک شہر ہے۔ اس شہر کی طرف منسوب ہو کر ہی آپ بیضاوی کہلائے۔ آپ قضاء کے عہدہ پر بھی فائز رہے اس لئے آپ کو قاضی بیضاوی بھی کہا جاتا ہے۔

امام بیضاوی کو علوم دینیہ خاص طور حکمت و میزان، اور معانی و بیان جیسے علوم پر دسترس حاصل تھی ان علوم کے بارے میں آپ نے بہت سی کتب لکھیں لیکن آپ کی زیادہ شہرت آپ کی مشہور تفسیر انوار التنزیل و اسرار التأویل سے ہوئی اسے عرف عام میں تفسیر بیضاوی کہا جاتا ہے۔

اس سے پہلے چھٹی صدی ہجری میں امام زمخشری نے تفسیر کشاف لکھی۔ لغوی تحقیق، اعراب، معانی و بیان کے اعتبار سے اس تفسیر کا پایہ بہت بلند ہے۔ امام زمخشری بہت بڑے ماہر لغت تھے۔ لیکن ایک خامی اس تفسیر میں یہ رہ گئی کہ امام زمخشری نے اس میں اپنے متعزلی نظریات بھی شامل کر دیئے جس پر بہت سے علماء نے اعتراضات کئے اور اس کی حیثیت مشکوک سمجھی جانے لگی۔ چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے امام بیضاوی نے تفسیر کشاف کا ایک ایسا خلاصہ تیار کیا جس میں سے امام زمخشری کے معتزلی نظریات کو نکال دیا گیا یہ خلاصہ ہمارے سامنے تفسیر بیضاوی کی شکل میں موجود ہے۔ امام بیضاوی نے خود اس کتاب کا ذکر اپنی دیگر کتب میں "مختصرا لکشاف" کہہ کر کیا ہے۔

یہ خیال کہ تفسیر بیضاوی دراصل کشاف ہی کا خلاصہ ہے اس بارہ میں امام جلال الدین سیوطی کا یہ حوالہ پیش ہے آپ لکھتے ہیں کہ "قاضی ناصر الدین بیضاوی نے تفسیر کشاف کا بہت عمدہ خلاصہ تیار کیا ہے اور معتزلی نظریات کو چھانٹ دیا ہے"

(بحوالہ تاریخ تفسیر مفسرین ص 271)

علوم و فنون اور مشہور کتب کے تعارف پر مشتمل کتاب "کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون" کے مصنف حاجی خلیفہ بھی یہی رائے دیتے ہیں کہ

"تفسیر بیضاوی میں جو مباحث اعراب اور معانی و بیان سے متعلق ہیں وہ تفسیر کشاف سے ماخوذ ہیں"

تفسیر بیضاوی ایک متداول کتاب ہے اور دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ درس نظامی میں بھی شامل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان سے بارہا شائع ہو چکی ہے اور دینی کتب کے مراکز سے بآسانی دستیاب ہے۔ اس کی بعض شروح اس کے متن کے ساتھ حاشیے کے طور پر درج کی جاتی ہیں کیونکہ اس کی زبان بہت مشکل ہے اس کے لئے اس کی شروح لکھی گئی ہیں تفسیر کشاف کے بعد سب سے زیادہ شروح اس کتاب کی لکھی گئی ہیں۔

تفسیر بیضاوی کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے حال ہی میں ایک کتاب "تفہیمات تفسیر بیضاوی" لکھی گئی ہے اس کتاب کا مصنف فضل الرحمٰن کلیم ہے۔ کتاب کا مقصد یوں بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"مصنف (یعنی امام بیضاوی) اپنے استنباط کردہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احتیاط

ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب لاہور میں مطب کرتے تھے۔ میرے والد صاحب کے بڑے جگری دوست تھے۔ اکثر ہمارے گھر آکر والد صاحب سے ملاقات کرتے۔ اور اس طرح مجھے بھی ان سے گفتگو کا موقعہ مل جاتا۔ ایک دفعہ تشریف لائے تو کہنے لگے کہ آج کل کے نوجوان پرواہ ہی نہیں کرتے۔ سردی ہو گرمی وہ اس کا خیال ہی نہیں رکھتے۔ میرا طریق تو یہ ہے کہ جب دائیں طرف سے بیماری آنے لگتی ہے تو میں وہ کھڑکی بند کر دیتا ہوں۔ جب بائیں طرف سے بیماری آنے لگتی ہے تو اس طرف کی کھڑکی بند کر دیتا ہوں۔ یوں کہیے کہ جب سردی ہوتی ہے تو میں اپنے سر کو گرم رکھنے کے لئے خوب ڈھانپ لیتا ہوں۔ اور جب گرمی ہوتی ہے تو میں ننگے سر زیادہ تر باہر نہیں نکلتا۔ یعنی میں احتیاط کرتا ہوں۔ اور انہوں نے سبق یہ دیا کہ بیماری کے آنے سے پہلے احتیاط کر لی جائے تو کافی حد تک بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ہر احتیاط کرنے کے باوجود کبھی کوئی بیماری آئے گی ہی نہیں۔ ہو سکتا ہے احتیاط کافی نہ ہو۔ ہو سکتا ہے احتیاط درست سمت میں نہ ہو۔ لیکن بہر حال احتیاط ہے بہت ضروری بلکہ انگریزی میں تو کہتے ہیں کہ احتیاط علاج سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے کہ اگر احتیاط کر لی جائے اور بیماری نہ آئے تو علاج کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ لیکن اگر احتیاط نہ کی جائے اور بیماری آجائے تو ہو سکتا ہے علاج لمبا بھی ہو جائے۔ آرام آنے میں کافی دیر لگے بہر حال احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔

آج کل سردی بڑے زور شور سے آرہی ہے۔ اور آئندہ چند ایام میں تو اس کا زور بہت بڑھ جائے گا۔ پس سردی کے لئے احتیاط کا انتظام کیجئے۔ اپنے آپ کو گرم رکھنے کی کوشش کیجئے۔ ٹھنڈی ہوا میں باہر نہ نکلئے۔ بغیر احتیاط کے اور اس کی احتیاط یہ ہے کہ آپ کے ناک پر کپڑا ہونا چاہئے۔ بعض اوقات موٹر سائیکل چلانے والے یہ احتیاط نہیں کرتے حالانکہ ان کے لئے یہ احتیاط نہایت ضروری ہوتی ہے۔ پیدل چلنے والوں کو بھی ہوا نقصان پہنچا سکتی ہے تو موٹر سائیکل چلانے والوں کو تو بہت ہی زیادہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اسی طرح کھانے پینے میں بھی احتیاط کی جائے۔

سردیوں میں عام طور پر لوگ کھانستے زیادہ ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ نزلہ زکام یا خدانخواستہ کوئی اس سے زیادہ موذی مرض یا کھانے پینے میں بے احتیاطی۔ پہلے گرم کھالیا پھر فوری طور پر ٹھنڈا کھالیا۔ یا گھر سے باہر نکلنے میں بے احتیاطی کی اپنے آپ کو پوری طرح ڈھانپا نہیں اور باہر نکل آئے۔

بہر حال ساری باتیں تو یہاں بیان نہیں کی جاسکتیں لیکن یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ اب سردی آرہی ہے۔ بلکہ آہی گئی ہے۔ آپ احتیاط کریں اور خاص طور پر بچوں کے لئے احتیاط کریں۔ بچوں کو بڑی آسانی سے سردی لگ سکتی ہے۔ کھانسی لگ سکتی ہے۔ اور پھر یہ کھانسی لمبے عرصے کے لئے جاری رہ سکتی ہے۔ پس ہماری گذارش یہ ہے کہ آپ پوری طرح احتیاط کریں۔ اپنے لئے بھی اور اپنے بچوں کے لئے بھی۔ سردی سے ٹھنڈی ہوا سے۔ ٹھنڈے مشروبات سے بچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو صحت سے رکھے۔

(ن - س)

OOO

بقیہ صفحہ 3

وقف نو کا مرکزی دفتر بچوں کو تحریک جدید وقف نو کے مرکزی دفتر کی سیر کرائی گئی۔ سب نے وہاں موجود ریکارڈ کا بھی جائزہ لیا۔ ہمارے وفد کی دوسرے واقفین نو وفود کے ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے ریکارڈنگ بھی کرائی گئی۔

لجنہ کا دفتر بچوں کو لجنہ کا دفتر بھی دکھایا گیا۔ وہاں موجود بزرگ خواتین نے بچوں کو نیک نصائح کیں اور ان کا عمومی جائزہ لیا۔ اس کے علاوہ بچوں کو خلافت لائبریری' صدر انجمن کا دفتر' تحریک جدید کا دفتر دکھایا گیا۔

آئس کریم اور شامی کباب ہم خصوصی طور پر مشہور زمانہ "منان آئس کریم" پر گئے۔ اتنا وقت گذر گیا ہے مگر نہیں بدلی تو یہ آئسکریم نہیں بدلی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہزاروں طرح کی آئسکریم کھائی ہیں مگر آپ یقین کریں گے ایسی مزیدار اور منفرد آئسکریم کہیں اور نہیں۔ یہی حال یہاں کے شامی کباب کا ہے۔ ہمارے وفد میں شامل سب بچوں اور خواتین نے اس آئسکریم اور شامی کباب کو بہت پسند کیا۔ میری یہ دعا ہے کہ اس کا معیار ہمیشہ برقرار رہے۔

ربوہ کی فضائیں ربوہ میں رہنے والے لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ یہاں بہت سکون اور امن ہے۔ یہاں ہر کام جلدی ہونے کا شور نہیں پڑتا۔ لاہور کی مصروف زندگی سے نکل کر جب آپ ربوہ جیسے پر سکون شہر میں آتے ہیں تو دل بے اختیار یہ دعائیں کرتا ہے کہ اب جلد اس کی رونقیں واپس آجائیں۔ اب مجھے ربوہ کی شام بہت اداس سی لگتی ہے۔ شام کے وقت لگتا ہے ایک نامعلوم سی خاموشی ہے جو چاروں طرف چھائی ہو۔ یقیناً اس کی وجہ وہ آوازیں ہیں جن کو سننے کے لئے کان ترس گئے ہیں اور ہمارے بہت پیارے امام ہیں جن کو ادھر دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس گئی ہیں۔

دل سے یہی دعا نکلتی ہے! اے بہت پیارے خدا تعالیٰ یہ حسین شہر ہمیں بہت محبوب ہے۔ تیری حفاظت ہمیشہ اس کے ساتھ ہو اس کی رونقیں جو کھو چکی ہیں وہ جلد واپس آجائیں (آمین)

اس دورہ میں شعبہ وقف نو کی طرف سے محترم عبدالحلیم صاحب نے ہمارے وفد کے ساتھ خصوصی تعاون کیا۔ انہوں نے بچوں کو بہت شفقت کے ساتھ تمام معلومات دیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں حلقہ ماڈل ٹاؤن و گارڈن ٹاؤن کی طرف سے مربی سلسلہ بیت النور محترم محمد اقبال عابد صاحب کا اور باقی تمام وفد کا خصوصی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جن کے تعاون سے ہمارا یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

"خدا تعالیٰ کا فضل ہمیشہ ہم سب کے ساتھ ہو"

خطبۂ دلگداز

سوز اُترا ہے ساز اُترا ہے
نغمۂ دلنواز اُترا ہے

مرتے لوگوں کو دو نوید ظفرؔ
رازِ عمرِ دراز اُترا ہے

رُوح بہنے لگی ہے سجدے میں
خطبۂ جاں گداز اُترا ہے

شہسوارِ صلیبِ عشقِ خدا
کس قدر سرفراز اُترا ہے

حسنِ حق عین روبرو دیکھا
جب خمارِ مجاز اُترا ہے

بندگی جس کی عرش تک پہنچی
اُس پہ بندہ نواز اُترا ہے

فرش سے عرش تک پہنچنے کا
ایک سجدے میں راز اُترا ہے

عاقلوں کو جنوں عطا کرنے
حسنِ فتنہ طراز اُترا ہے

چشمِ نم تھے خطیب و سامع سب
آسماں سے گداز اُترا ہے

خطبۂ جاں نواز اُترا ہے
رازِ عمرِ دراز اُترا ہے

(ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت میں حکومت سازی

بھارتی وزیراعظم آئی کے گجرال کے استعفیٰ دینے کے بعد بھارت میں حکومت سازی کے لئے جوڑ توڑ شروع ہو گئے ہیں۔ بھارت کی سابق حکمران جماعت کانگرس نے متحدہ محاذ کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا تھا جس کے بعد متحدہ محاذ کی حکومت برقرار نہیں رہ سکتی تھی۔ لہٰذا مسٹر گجرال کو استعفیٰ دینا پڑا۔

اس وقت بھارت میں سب سے بڑی پارٹی بی جے پی ہے۔ جو انتہا پسند ہندو جماعت شمار ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کانگرس اور متحدہ محاذ دونوں ہی اس کے حق میں نہیں ہیں۔ تاہم بی جے پی ہے۔ جو انتہا پسند ہندو جماعت شمار ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کانگرس اور متحدہ محاذ دونوں ہی اس کے حق میں نہیں ہیں۔ تاہم بی جے پی کے صدر کے ایل ایڈوانی نے امید ظاہر کی ہے کہ صدر ان کو حکومت بنانے کو کہیں گے۔ لیکن اس بات کا کسی کو یقین نہیں کہ بی جے پی کو حکومت بنانے کی دعوت مل بھی گئی تب بھی وہ حکومت بنا سکے گی دراصل کانگرس اور بی جے پی دونوں کی یہ کوشش ہے کہ وہ متحدہ محاذ کو توڑ سکیں لیکن سردست دونوں پارٹیوں کی یہ کوشش کامیاب ہوتی نظر نہیں آ رہی۔ متحدہ محاذ نے اپنے اجلاس میں واضح کر دیا ہے کہ ہم متحد ہیں۔ اور انہوں نے کانگرس یا بی جے پی کسی کا بھی ساتھ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ بھارت کی سیاست میں تازہ ترین تبدیلی کا نتیجہ نئے انتخابات ہی کی صورت میں سامنے آ سکتا ہے گجرال کابینہ نے استعفیٰ دیتے وقت پارلیمنٹ توڑنے کی سفارش نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے ارکان نئے انتخابات کے حق میں نہیں ہیں۔ کانگرس نے حکومت بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن اس بات کا انحصار صدر پر ہے کہ وہ کس کو حکومت بنانے کو کہتے ہیں۔ کانگرس کو یا بی جے پی کو موجودہ بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں یعنی لوک سبھا میں کانگرس کے اراکین کی تعداد ان کے حلیفوں سمیت 144 ہے۔ اور اسے ایوان میں اپنی سادہ اکثریت ثابت کرنے کے لئے مزید 128 ارکان کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف متحدہ محاذ جو کہ 14 جماعتوں کا مجموعہ ہے اس کے ارکان کی تعداد 175 ہے۔ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے پاس ارکان کی تعداد 194 ہے۔ بی جے پی نے کہا ہے کہ وہ کانگرس کی حمایت نہیں کرے گی۔ اس لئے کانگرس کا حکومت بنانا بھی انتہائی مشکل ہے۔

متحدہ محاذ کا کہنا ہے کہ وہ پارلیمنٹ توڑے جانے کی سفارش نہیں کریں گے۔ دریں اثناء متحدہ محاذ کے لیڈر چندر نائیڈو نے بھارتی صدر کے آر نارائن کو خط لکھا ہے جس میں ان کو بتایا گیا ہے کہ متحدہ محاذ کانگریس یا بی جے پی دونوں میں کے کسی کی بھی حمایت نہیں کرے گا۔ متحدہ محاذ نے صدر نارائن سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ جو بھی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں جلد کریں تاکہ ارکان کی خرید و فروخت کا کام شروع نہ ہو سکے۔

اطلاعات کے مطابق بی جے پی کے صدر کے ایل ایڈوانی نے اپنی پارٹی کے افراد کو ہدایت کی جاری کی ہے کہ وہ وسط مدتی انتخابات کے لئے تیار رہیں۔

موجودہ صورت حال نے بھارتی صدر کے لئے بڑی مشکل پیدا کر دی ہے دوسری طرف بھارت کے سیاسی بحران نے ملکی معیشت پر ناگوار اثرات چھوڑے ہیں۔ خصوصاً وزیر خزانہ چدم برم کے ان کے عہدہ سے الگ ہونے کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد ختم ہو گیا ہے یہ صورت بھارت کی اقتصادی صورت حال کے لئے ایک دھچکا ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ مسٹر چدم برم وہ وزیر خزانہ تھے جن کی وجہ سے بھارت کی معیشت کو بڑا سہارا ملا تھا۔ اور ان کی ذات غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لئے اعتماد کا سبب بنی ہوئی تھی۔

OOO

روس بمقابلہ امریکہ

روس نے کہا ہے کہ امریکہ انتہائی جدید اور الٹرا ماڈرن اسلحہ بدستور تیار کر رہا ہے اور اس بات نے روس کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔ روسی مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکہ نے اس بات پر رضامندی ظاہری کی تھی وہ ایسے جدید ترین ہتھیار نہیں بنائے گا۔ لیکن ابھی تک اس نے ایسے ہتھیاروں کی تیاری بند نہیں کی۔ روس کے بین الاقوامی فوجی تعاون کے شعبہ کے سربراہ لیوانڈ ایواشوف نے کہا ہے کہ امریکہ اس مسئلہ پر بات چیت بھی نہیں کر رہا۔ اور دھڑا دھڑ ایسا اسلحہ تیار کر کے اپنی فوجوں کے حوالے کرتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ نے ان ہتھیاروں کی تیاری جاری رکھی تو روس بھی اپنی مرضی کے خلاف ایسے ہی جدید ترین ہتھیاروں کی تیاری شروع کرنے پر مجبور ہو گا۔

OOO

ماحولیات کے مسائل

برطانیہ کے محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ 1997ء کا سال اب تک تیار ہونے والے موسمی کیلنڈر کا گرم ترین سال تھا۔ اس سال کرۂ ارض کا اوسط درجہ حرات 1960ء سے 1991ء تک کے عرصہ سے 0.43 درجے سنٹی گریڈ زیادہ ہے۔ ماہرین نے اس کی وجہ ماحولیاتی آلودگی کو قرار دیا ہے۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

عبدالاعلیٰ نجم الثاقب۔ ربوہ

ستارہ یا سیّارہ

چند دن قبل کچھ دوستوں میں ذکر ہو رہا تھا کہ آج کل ایک "ستارہ" بہت چمک رہا ہے۔ ان کی تصحیح تو کروا دی کہ یہ ستارہ نہیں بلکہ زہرہ (VENUS) سیارہ ہے اور ساتھ ہی خیال پیدا ہوا کہ یقیناً بہت سے لوگوں کو حقیقت معلوم نہیں ہو گی اور اگر قارئین الفضل تک یہ بات پہنچا دی جائے تو ان کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہو گی اور دلچسپی کا بھی۔

آج کل غروب آفتاب کے بعد جنوب مغرب کی طرف جو انتہائی روشن "ستارہ" نظر آتا ہے وہ زہرہ ہے۔ اسی طرح ایک اور چمکدار "ستارہ" اسی وقت قریباً نصف آسمان پر نظر آ رہا ہوتا ہے وہ مشتری (JUPITER) ہے۔ یہ دونوں ان سیاروں میں سے ہیں جو سورج کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔

زہرہ' سورج اور چاند کے بعد سب سے زیادہ روشن چیز ہے جو آسمان پر دیکھی جا سکتی ہے اور یہ اتنا روشن بھی ہو جاتا ہے کہ سفید دیوار پر ہلکا سا سایہ بنا سکے۔ اس کی چمک دمک کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہر طرف سے بادلوں میں گھرا ہوا ہے جو سورج کی روشنی کو منعکس کر دیتے ہیں۔ (شاید ان کی خوبصورتی اور چمک دمک کو دیکھ کر لوگ زہرہ بی بی اور چاند بی بی نام رکھتے تھے)۔

زہرہ چونکہ سورج کے گرد چکر لگا رہا ہے اس لئے یہ ہمیں کبھی سورج کے آگے اور کبھی پیچھے نظر آتا ہے۔ آج کل چونکہ یہ سورج کے پیچھے (ہمیں نظر آنے کے لحاظ سے) ہے اس لئے غروب آفتاب کے بعد نظر آتا ہے۔ چند ماہ بعد جب یہ سورج کے آگے ہو جائے گا تو یہ سورج نکلنے سے پہلے یعنی صبح کے وقت نظر آیا کرے گا۔

سورج کے گرد چکر لگاتے ہوئے کبھی کبھی زہرہ (اور اسی طرح عطارد MERCURY بھی) زمین اور سورج کے درمیان آ جاتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ سورج کے آگے سے کوئی نقطہ (DOT) حرکت کرتا ہوا جا رہا ہے۔ اب کے یہ مشاہدہ 8 جون 2004ء اور 5 جون 2012ء کو کیا جا سکے گا۔ زہرہ کی فضا میں سلفیورک ایسڈ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کثرت سے ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی وجہ سے گرین ہاؤس ایفیکٹ پیدا ہو گیا ہے اور اس وجہ سے اس سیارے پر درجہ حرارت 480 سنٹی گریڈ رہتا ہے۔ اور کم سے کم درجہ حرارت 430 سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔

زہرہ سیارے کا نام (VENUS) رومن عقیدے کے مطابق خوبصورتی کی دیوی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرا سیارہ جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا یعنی مشتری (JUPITER) کا نام دیوتاؤں کے سردار اور کائنات کے حاکم پر رکھا گیا ہے۔

مشتری نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اگر دیگر تمام سیارے اور چاند ملا بھی دیئے جائیں تو مشتری ان سے بڑا ہے۔ مشتری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر یہ آٹھ گنا مزید بڑا ہوتا تو اس پر سورج کی طرح فیوژن کا عمل شروع ہو سکتا تھا۔ یہ تو کوئی ماہر طبیعات ہی بتا سکتا ہے کہ ایسا کیونکر ہوتا ہے؟ مشتری سے سورج کی جتنی حرارت ٹکراتی ہے یہ اس سے دوگنی منعکس کرتا ہے!! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا اندرونی حصہ انتہائی گرم ہے اور اس کا درجہ حرارت 30,000 سنٹی گریڈ تک ہے۔ اور آپ کو یہ جان کر بھی حیرت ہو گی کہ مشتری ٹھوس (SOLID) نہیں ہے۔ مشتری 88 فیصد ہائیڈروجن اور 11 فیصد ہیلیم پر مشتمل ہے۔ مشتری کی ایک خاص بات اس کا سرخ دھبہ (RED SPOT) ہے۔ یہ دراصل گیسوں کا ایک طوفان ہے جو اس کی سطح پر گھومتا رہتا ہے اور یہ 300 سال سے مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔

مشتری کی سطح پر ہر وقت طوفان کی کیفیت رہتی ہے اور ہائیڈروجن ہیلیم کے علاوہ میتھین' امونیا' پانی کے بخارات اور دیگر گیسیں کچھ ایسی صورتحال بناتی ہیں جیسی زمین کے آغاز کے زمانے میں ملتی تھی۔

زہرہ سیارہ تو چند ماہ بعد شام کو نظر نہیں آئے گا بلکہ "صبح کا ستارہ" بن جائے گا مگر مشتری کو آپ دیکھتے رہیں گے۔

مندرجہ بالا دو سیاروں کے علاوہ عطارد (MERCURY) کو بھی خالی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے اور زہرہ کی طرح یہ کبھی صبح اور کبھی شام کو نظر آتا ہے۔ لیکن عطارد چونکہ سورج کے بہت قریب ہے اس لئے غروب آفتاب کے معاً بعد یا طلوع آفتاب سے کچھ پہلے نظر آ سکتا ہے لیکن اسے دیکھنا اتنا آسان نہیں کیونکہ اس کے نظر آنے کے وقت عموماً افق (HORIZON) پر بادلوں کی کیفیت ہوتی ہے۔ دیگر سیاروں کو دیکھنے کے لئے عموماً دوربین کی ضرورت پڑتی ہے۔

OOO

تصحیح

○ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب لکھتے ہیں۔

خاکسار نے حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب پر ایک مضمون الفضل کو بھجوایا تھا جو آپ نے شائع فرما دیا ہے اس میں حضرت ڈاکٹر صاحب کی اولاد صالحہ کی ایک فہرست آخر میں دی ہوئی ہے کسی طرح سے ان کے ایک صاحبزادے کا ذکر رہ گیا ہے جو اولاد میں سے چھٹے نمبر پر اور بیٹوں میں سے چوتھے نمبر پر ہیں۔

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب
پیدائش 1900ء۔ زیارت بانی سلسلہ 1907ء
وفات 17- دسمبر 1952ء

آپ نے دو شادیاں کیں آپ کی اولاد میں تین لڑکے اور ایک لڑکی ہوئے۔ براہ کرم یہ تصحیح شائع فرما دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

ایک انسان سے ہم کو خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے۔ خوش اخلاقی اور حسن سلوک ہمارے مذہب کا اہم حصہ ہے اور کسی سے خوش اخلاقی سے پیش آنا دعوت الی اللہ کرنا ہے لہٰذا تمام بچیوں کو خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے کام لینا چاہئے۔

چوتھی بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ ہر بچی کو بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنی چاہئے ناصرات الاحمدیہ کی نگرانوں کو تاکید فرمائی کہ وہ اپنے حلقہ کی ناصرات الاحمدیہ کی بہتر سے بہتر تربیت کریں اور ان کو احمدیت کے مطابق معلومات بہم پہنچائیں۔ تم میں سے ہر ایک حاکم سے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ لہٰذا ہر ایک نگران اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے بچیوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دے۔ اس سلسلے میں آپ نے اعلان فرمایا کہ آئندہ سال دونوں گروپوں سے یعنی 8 سے 10 سال تک کی اور 10 سے پندرہ سال بہتر کام کرنے پر انعام یا میڈل دیا جائے گا۔

آخر میں آپ نے جنرل سیکرٹری صاحبہ ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے اجتماع میں شامل ہونے اور اسے کامیاب بنانے والی بچیوں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا پر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

تفسیری نکات بیان کرنے کے علاوہ کوشش کرتے ہیں کہ اس میں تفسیر کشاف کے وہ مباحث شامل کریں جنکا اعراب، معانی اور بیان سے تعلق ہے۔ تفسیر کبیر سے ان مسائل کو لے آئیں جو حکمت و کلام سے متعلق ہیں اور تفسیر راغب سے ان فوائد کا خلاصہ نقل کریں جو اشتقاق اور فنون ادبیہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ مختلف تفاسیر سے ماخوذ اور مختلف علوم و فنون کے ایک تفسیر میں جمع ہونے سے تفسیر بیضاوی اشکالات کا اچھا خاص مجموعہ بن گئی ہے"

تفسیر بیضاوی کے اشکالات کو حل کرنے کے لئے ہی یہ کتاب لکھی گئی ہے اور اس میں پہلے پارے کے اشکالات کا حل ہے۔ مصنف کا خیال ہے کہ بتدریج اسی طرح تیس پاروں کے اشکالات کا حل پیش کیا جاتا رہے گا۔

OOO

بقیہ صفحہ 1

ہیں اور کوئی شخص دوسرے لوگوں کے کرنے سے ان سے نجات نہیں پا سکتا۔ مثلاً عبادت ہے اب یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کی جگہ دوسرا پڑھ لے تو وہ بھی اس سے سبکدوش ہو گیا۔ ایسا ہی کوئی شخص یہ کہہ کر نجات نہیں پا سکتا کہ زید اور بکر (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں یا ہمسائے (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں۔ یا بیوی (دعوت الی اللہ) کر رہی ہے۔ یا بچے (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ تو ہر ایک پر یکساں فرض ہے جس طرح زید پر اس فرض کا بوجھ ہے اسی طرح بکر پر بھی فرض ہے جس طرح بیوی اس کے کئے بغیر اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ ایسطرح خاوند بھی جب تک اسے نہ کرے اس سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ غرض یہ سب پر فرض ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو پس اس صورت میں کہ جب یہ ہر ایک پر فرض ہے اور جب کہ اس زمانہ میں اس کی از حد ضرورت ہے۔ اگر دس پندرہ فیصد یا اس سے بھی کم لوگ (دعوت الی اللہ) میں لگے ہوئے ہیں۔ اور باقی اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو ان میں سے ہر ایک یہ سمجھ لے کہ وہ ایک گناہ میں مبتلا ہے اور ایک حکم صریح کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور شیطان کے دروازے کھول رہا ہے کہ وہ ہمیں غفلت میں پا کر ہلاک کر دے۔

(از خطبہ 14۔ اگست 1925ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب والد عبد السلام انجم صاحب وکالت تبشیر دوران سر کی زیادہ تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع" ہے۔ مضمون 7 تا 10 فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں اس کے پہنچنے کی آخری تاریخ 15 جنوری 98 ہے۔ خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں۔ قائدین اور ناظمین سے بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام سے مضامین لکھوانے کی کوشش کریں اور بروقت مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم طاہر احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ نادرہ بیگم عباسی صاحبہ)

مکرم طاہر احمد عباسی صاحب وغیرہ ورثاء محترمہ نادرہ بیگم عباسی صاحبہ (اہلیہ مکرم نادر بخت عباسی صاحب) ساکنان مکان نمبر 19/17 محلہ دار العلوم غربی (حلقہ ثناء) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ / مکان نمبر 19/17 دار العلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 5 مربع فٹ انکے نام الاٹ شدہ ہے۔ یہ قطعہ / مکان ہمارے دو بھائیوں، مکرم عزیز احمد عباسی اور مکرم منیر احمد عباسی کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ عذرا عباسی صاحبہ (دختر)
(2) محترمہ طاہرہ وحید صاحبہ (دختر)
(3) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (دختر)
(4) مکرم ناصر بخت عباسی صاحب (پسر)
(5) مکرم ارشد عباسی صاحب (پسر)
(6) مکرم طاہر عباسی صاحب (پسر)
(7) مکرم منیر احمد عباسی صاحب (پسر)
(8) مکرم عزیز احمد عباسی صاحب (پسر)
(9) مکرم مبشر احمد عباسی صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○ (محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب)

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے درخواست کی ہے کہ ان کا قطعہ نمبر 4/17 (عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ) محلہ دار الصدر شرقی ربوہ برقبہ 11۔5 مرلے ان کی بیٹی محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم ڈاکٹر چوہدری نصیر احمد خان صاحب (پسر)
(2) محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ (دختر)
(3) محترمہ صوفیہ خانم صاحبہ (دختر)
(4) مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب (پسر) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(I) حمیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(II) مکرم منیر احمد صاحب (پسر)
(III) مکرم مظفر احمد صاحب (پسر)
(IV) محترمہ زاہدہ صاحبہ (دختر)
(V) محترمہ شاہدہ صاحبہ (دختر)
(VI) محترمہ شائستہ صاحبہ (دختر)
(VII) محترمہ مصورہ صاحبہ (دختر)

(5) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب خان صاحب (پسر) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(I) محترمہ شمیم اختر صاحبہ (بیوہ)
(II) مکرم تنویر احمد صاحب (پسر)
(III) مکرم تاثیر احمد صاحب (پسر)
(IV) مکرم توقیر احمد صاحب (پسر)
(V) محترمہ نسیم صاحبہ (دختر)
(VI) محترمہ طاہرہ تبسم صاحبہ (دختر)

(6) مکرم چوہدری منیر احمد خان صاحب (پسر) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(I) محترمہ کنیز آمنہ صاحبہ (بیوہ)
(II) مکرم مجیب احمد خان صاحب (پسر)
(III) محترمہ سائمہ منیر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ضرورت سپرنٹنڈنٹ
احمدیہ ہوسٹل لاہور

○ احمدیہ ہوسٹل "دار الحمد" لاہور کے لئے ایک ہمہ وقت سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے ایسے احباب جن کو تعلیمی اور انتظامی تجربہ ہو۔ امیر صاحب ضلع / صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت تعلیم ربوہ کو بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

کامیابی

○ عزیزہ مریم صدیقہ طیبہ بنت مکرم محمد شبیر ہرل صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد سرگودھا نے جو گورنمنٹ گرلز جامعہ ہائی سکول سرگودھا کی طالبہ ہے اپنے سکول کے مقابلہ خوش نویسی میں اول پوزیشن حاصل کی نیز اردو مضمون نویسی کے مقابلہ میں ضلع بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ضلع بھر سے 25 مضامین مختلف سکولوں کے طلباء کی طرف سے مقابلہ میں پیش کئے گئے تھے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

امداد طلباء
مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے استعفیٰ دے دیا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت نے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی تقرری کا نوٹیفیکیشن واپس لینے کی سمری بھیجی لیکن میں نے ایسا کرنے کی بجائے استعفیٰ دینے کو ترجیح دے دی۔ حکومت نے جس طرح ججوں کو تقسیم کیا۔ اس طرح کل ایک کور کمانڈر اٹھ کر کہہ دے گا کہ وہ آرمی چیف کو نہیں مانتا۔ یا صوبے فیڈریشن کو نہ مانیں۔ ایسی صورت حال اداروں کے لئے خطرناک تھی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا کہ میں وزیراعظم سے کہتا رہا کہ ججوں کی تقرری کریں یا نہ کریں لیکن وجوہات تو بتائیں۔ مدت گذرنے پر بحران بڑھ گیا۔ چیف جسٹس کی عدم موجودگی میں بغاوت کی گئی۔ حکومت نے آئینی اداروں کے ساتھ مسلسل تصادم کا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ عدلیہ کو غلام بنا کر زیر اثر کرنے کی کوشش کے ذریعے غیر ضروری عدالتی بحران پیدا کیا گیا۔ میرے بھی کچھ اصول ہیں چیف جسٹس نے اسمبلیاں توڑنے کا صدارتی اختیار بحال کیا لیکن میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ جناب سردار لغاری نے کہا حکومت نے سپریم کورٹ پر حملہ کر کے اس کا وقار پامال کیا۔ وزیراعظم نے آئین اور قانون کے حوالے سے وہی رویہ اختیار کیا جو سابق وزیراعظم بے نظیر کا تھا۔ لیکن میں نے آئین کے تحفظ کا عہد کیا ہوا ہے۔

○ سابق صدر سردار فاروق احمد خان لغاری نے مستعفی ہونے سے قبل پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم نے تین مرتبہ اگلی ٹرم کے لئے صدارت کی پیشکش کی لیکن میں نے دلچسپی ظاہر نہ کی۔ بعض حکومتی معاملات اپنے ہاتھ میں لینے کا مشورہ بھی نہ مانا۔ نواز شریف سے مجھے کوئی ذاتی عناد نہیں ہے۔ مجھ پر سازش کرنے کا الزام غلط ہے۔ میں نے ہمیشہ حکومتی معاملات میں عدم مداخلت کی پالیسی اپنائی۔

○ صدر مملکت نے استعفیٰ سے قبل آرمی چیف اور جسٹس سجاد علی شاہ سے ملاقاتیں کیں۔

○ چیئرمین سینٹ قائم صدر رہوں گے۔ انہوں نے چارج سنبھال لیا ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دائمی اقتدار صرف اللہ کے لئے ہے۔ ترقی کا سفر دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ بحران سے جو نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔ ہر چہرے پر امید کی روشنی دیکھنا چاہتا ہوں۔ اتحادی جماعتوں کا شکریہ۔ جو چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔ نہ کسی کے خلاف غصہ ہے نہ نفرت۔ تمام تلخیاں معاف کرتا ہوں۔

○ منگل کی شام صدر لغاری کے استعفیٰ کی خبر سن کر مسلم لیگی کارکنان سڑکوں پر نکل آئے۔ نواز شریف زندہ باد کے نعرے لگائے اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ کئی مقامات پر آتش بازی سے آسمان بقعہ نور بن گیا۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری کی طرف سے بلائی گئی پریس کانفرنس کے دوران ایوان صدر کی عمارت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی یہاں تک کہ ایوان صدر کا گیٹ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

○ منگل کو اسلام آباد میں بیک وقت سپریم کورٹ میں دو متوازی عدالتیں لگائی گئیں۔ جسٹس سجاد کی سربراہی میں جسٹس جہانگیری اور جسٹس محمد عارف پر مشتمل بنچ نے 13 ویں ترمیم معطل کر کے صدر مملکت کو حکومت برطرف کرنے اور قومی اسمبلی توڑنے کے اختیارات بحال کر دیئے۔ اور فیصلہ میں لکھا کہ آئینی مشینری مکمل طور پر معطل ہو چکی ہے۔ حکومت آئین کے مطابق نہیں چلائی جا رہی۔ وزیراعظم اور دیگر افراد کے خلاف سپریم کورٹ میں سماعت شروع ہوئی تو عدالت عظمیٰ کی توہین کی گئی۔ کچھ ججوں نے ان کے اختیارات کے بغیر حکم جاری کرائے۔ ایک جج نے خود ہی چیف جسٹس بن کر 15 رکنی بنچ تشکیل دے دیا وزیراعظم اور صدر کے اختلافات ساری دنیا کے سامنے آ چکے ہیں۔ ان حالات میں 13 ویں ترمیم معطل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

○ اٹارنی جنرل نے دوسرے کورٹ روم میں 10 رکنی بنچ کو بتایا کہ 13 ویں ترمیم معطل کر دی گئی ہے۔ جس پر جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں 10 رکنی بنچ نے یہ حکم غیر قانونی قرار دے دیا۔ اور اس کے خلاف حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے لکھا کہ سینیئر ترین جج جسٹس اجمل میاں کو قائمقام چیف جسٹس تعینات کیا جائے۔ اور وہ تمام عدالتی اور انتظامی ذمہ داریاں انجام دیں۔

○ جناب جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں قائم بنچ میں شامل 10 فاضل ججوں کے نام یہ ہیں۔ جناب جسٹس سعید الزمان صدیقی، جناب جسٹس فضل الٰہی خان، جناب جسٹس ارشاد حسن خان، جناب جسٹس افراسیاب خان، جناب جسٹس اسلم زاہد، جناب جسٹس منور احمد مرزا، جناب جسٹس خلیل الرحمان خان، جناب جسٹس شیخ اعجاز، جناب جسٹس عبد الرحمان خان اور جناب جسٹس شیخ ریاض احمد۔

○ آئین کے تحت صدر کا الیکشن 30 دن کے اندر ہو گا۔ انتخابی ادارہ سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پر مشتمل ہے۔

○ سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ نہیں دیا۔

○ سپریم کورٹ کے گرد پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی۔ اسلام آباد میں داخل ہونے والے تمام راستوں پر ناکے لگائے گئے تھے۔ عدالت عظمیٰ کی طرف جانے والی ہر گاڑی کی چیکنگ کی جاتی رہی۔

○ برطانوی اخبارات ان دنوں پاکستان کی سیاسی صورت حال پر کھل کر تبصرہ کر رہے ہیں۔ اخبار ٹائم نے لکھا ہے کہ جمہوریت اور پاکستان کا ملاپ بہت مشکل ہے۔ ملک فوجی حکمرانی کے دھانے پہنچ چکا ہے۔ پاکستان ایسے شکنجے کی گرفت میں ہے جو سیاسی اپاہج بنا دیتا ہے۔ اخبار گارڈین نے لکھا ہے کہ صدر لغاری اور وزیراعظم نواز شریف کی کشیدگی نے پاکستان کو مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔

○ بھارتی اخبار ہند سماچار نے لکھا ہے کہ پاکستانی جمہوریت کو امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائیٹ نے بچایا ہے۔ ورنہ اس کے پرخچے اڑ چکے ہوتے۔ پاکستان میں فوجی حکومت کا امکان نہیں ہے۔

○ جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ میں اپنے کسی اقدام پر پشیمان نہیں بلکہ فخر ہے۔ میں نے جو بھی اقدامات اٹھائے آئین اور قانون کے مطابق ہیں۔ حکومت نے عدلیہ کو تقسیم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بار کونسل اور بار ایسوسی ایشن کی میرے لئے حمایت زیادہ اہم ہے۔

○ ملکی نئی صورت حال پر مختلف سیاسی رہنماؤں نے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ فوج نے غیر جانبدار کردار ادا کیا ہے۔ اور مارشل لاء کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ سید فیصل صالح حیات نے کہا کہ فاروق لغاری سے جو سلوک ہوا وہ مکافات عمل ہے۔ سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے فاروق لغاری کے استعفیٰ کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ لغاری کے استعفیٰ دینے سے ثابت ہو گیا کہ اس کا 1996ء میں بے نظیر حکومت توڑنے کا فیصلہ غلط تھا۔ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ صدر مملکت کو استعفیٰ دینے پر مجبور کرنے کی وجہ سے آمرانہ طرز حکومت قائم ہو گیا ہے۔ جماعت اسلامی کے سیکرٹری سید منور حسن نے کہا کہ حکومت عدلیہ محاذ آرائی سے عدلیہ کے وقار کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا ازالہ ممکن نہیں عالمی سطح پر پاکستان کی جگ ہنسائی ہوئی ہے۔ سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ صدر کے استعفیٰ سے بحران کے ختم ہونے میں بڑی مدد ملے گی اور اب حکومت اور عدلیہ کے مابین مفاہمت کی راہ ہموار ہو گی۔

○ پنجاب یونیورسٹی کی بس ویگن سے ٹکرا گئی۔ 3- ہلاک اور ۱۱- زخمی ہو گئے۔ تین زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

○ صوبائی دار الحکومت لاہور میں ڈکیتی کی متعدد وارداتوں میں شہریوں سمیت پولیس اہلکار بھی تشدد کا نشانہ بن کر لٹ گئے۔

سنگ مرمر کتبے، کچھ سیڑھی سلیپ اور دیگر کاموں کیلئے مناسب ریٹ پر کام کیلئے ہمیشہ یاد رکھیں
رفیق ماربل ڈیزائنرز نزد دفاتر انصار اللہ ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 — گھر 212831

خوشخبری
محدود مدت کیلئے خصوصی رعایت
مردانہ کینوس شوز پر 20%
زنانہ کینوس شوز پر 10%
نیو کامران شوز سٹور۔ گولبازار ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد
سمیع جیولرز
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
213100

ہر قسم کے لیڈیز اور جینٹس کپڑے کیلئے نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دار البرکات) ربوہ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ، مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379